رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

RG.E.P.No 861

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت:- ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ سالانہ چھ روپے فی پرچہ ۲ر

جلد ۲ | ۷ر احسان ۱۳۳۲ ہش ۲۴ر رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ ۷ر جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۱

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد گرامی بابت رمضان المبارک

۱۱ر جنوری ۱۹۰۲ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مجلس میں رمضان المبارک کی برکات پر تقریر فرمائی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اس کا ذکر اپنی ڈائری میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"حضرت اقدس نے تقریر فرمائی۔ کہ "جب دن ختم ہونے پر آیا تو میں کام چھوڑ کر دعا میں مشغول ہو گیا اور میں نے جن کے نام یاد تھے۔ ان کے نام لے کر اور باقی کو بلا نام تمام کو دعا میں یاد کیا جب میں کر چکا تھا کہ مجھ کو معلوم ہوا۔ جس طرح کوئی شخص جاتا ہے تو گویا میں نے سمجھا رمضان اب ختم ہو گیا۔ اتنے میں اللہ اکبر کی آواز آئی۔ لیکن ہم دعا کر چکے تھے۔ ہماری دانست میں یہ بہت مبارک مہینہ تھا۔ گویا اُس کی برکات ختم ہو گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان مہینوں میں بھی روحانیت ہوتی ہے۔ یہ روحانی ہوتے ہیں جن کے ذائقے جدا جدا ہیں۔ نماز کا جُدا۔ روزے کا جُدا۔ حج کا جُدا۔ خلاصہ یہ کہ جُدا جُدا ذائقے ہیں۔ جو کمی اس میں رہ گئی ہے۔ اس کی تلافی دوسرے مہینوں میں کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (اصحاب احمد جلد دوم ص ۵۱۶ و ۵۱۷)

احباب ان مبارک ایام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی کوشش فرماویں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ سرینگر ۲۰ مئی ۵۳ء

قرآن کریم کا مکمل انگریزی ترجمہ

جناب وکیل التالیف والتصنیف ربوہ اس بات کی اطلاع دیتے ہیں کہ قرآن کریم کا مکمل انگریزی ترجمہ ۸½ × ۱۲ انچ سائز کے ۸۰۰ صفحات پر مجلد ترشائع ہو رہا ہے۔ اس کی طباعت کا انتظام یورپ میں کیا گیا ہے۔ ضروری ہے کہ اس قیمتی خزانہ کو ہر انگریزی دان تک پہنچایا جائے۔ اور ہر بڑی لائبریری میں متعدد نسخہ جات رکھوائے جائیں۔ پس میں تمام احمدی حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ نسخہ جات ریزرو کرانے کے لئے اطلاع دیں۔ اور خود بھی مطالعہ کریں۔ اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ تبلیغ حق کا بہترین ذریعہ کلام پاک کی اشاعت ہے۔ نہایت باموقعہ اور شاندار چیز ہے۔ قیمت مجلد قریباً ۱۲ روپے فی نسخہ ہوگی۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت اور بزرگان سلسلہ و احباب کرام ربوہ میں خیر و عافیت سے ہیں۔

احباب کرام اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ــــ ۲۱-۵ ــــ

نئی دہلی۔ ۱۳ر مئی ہندوستان پاکستان کی حکومتوں میں ان رقوم کی ادائیگی کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے جن رقوم کو غیر منقسم ہندوستان سے حجاز عراق ایران جانے والے زائرین نے ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء سے قبل یا اس تاریخ کو سرکاری خزانوں یا حج بکنگ آفسوں میں جمع کرایا تھا اور ان زائرین کو اب تک ادا نہیں کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں اپنے اپنے علاقوں میں رہنے والوں کو یہ رقوم ادا کریں گی چنانچہ حکومت ہند موجودہ شرح تبادلہ کے مطابق ایسی تمام رقوم ہندوستان میں رہنے والے زائرین کو ادا کرے گی بشرطیکہ یہ زائرین اس روپیہ کی واپسی کیلئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰ ۔ ۔ نئی دہلی کے پتہ پر ۳۰ر نومبر ۱۹۵۳ء تک اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ ان درخواستوں کے ساتھ اگر اصل اسناد موجود ہوں تو انہیں منسلک کر دینا چاہیئے درخواستوں میں ان باتوں کا خصوصیت سے ذکر کیا جائے۔ (۱) زائر کا نام۔ (۲) زائر کی ولدیت یا زوجیت (۳) ہندوستان میں مکمل پتہ (۴) زیارت کے پاس کا نمبر اور تاریخ اجراء (۵) کتنا روپیہ بھیجا گیا اور کس طرح سے بھیجا گیا (۶) روپیہ کسے بھیجا گیا (۷) رسید کا نمبر (۸) ریزرویشن کارڈ کا نمبر۔

مذہب کی اصل غرض

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

"مذہب کی اصلی غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے۔ اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں یہ غرض بالائے طاق ہے۔ اور اکثر لوگ دہریہ مذاہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے۔ تمام اقسام خوف اور محبت اور قدردانی کی شناخت کے بعد پیدا ہوتے ہیں پس اس سے ظاہر ہے کہ آجکل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمیٔ معرفت ہے۔ اور سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رُک سکے۔ اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حُسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے۔ اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔" (پیغام صلح ص ۲۱۲)

آستانے پہ ترے سر نہ جھکائیں کب تک

از مکرم ڈاکٹر سید منور علی صاحب وٹرنری ڈاکٹر مسودہ (ضلع ایٹہ)

چشمِ حیراں، روئے تاباں سے ملائیں کب تک
بختِ خفتہ کو ہم اپنے نہ جگائیں کب تک
مضطرب دل کی صدائیں یہ فضائیں کب تک
راز کو راز کی صورت میں چھپائیں کب تک
سوزشِ دردِ نہاں سے میں جھکا جاتا ہوں
یہ جبیں جب ہی اُٹھیگی جب اُٹھیگا پردہ
دلِ تاریک میں آجاؤ اجالا کر دو
حالتِ زار ہے جلد خبر لو آقا
باغِ ہستی کی ہر اک شاخ کروں گا آبلو

جلوۂ کون ومکاں دیکھیں دکھائیں کب تک
آستانے پہ ترے سر نہ جھکائیں کب تک
میرے مولیٰ یہ زمانے کی جفائیں کب تک
ہے دفینہ اسے سینہ میں چھپائیں کب تک
آتشِ غم میں کلیجہ کو جلائیں کب تک
دیکھنا ہے کہ وہ جلوہ نہ دکھائیں کب تک
شمعِ ہجراں، ہم اندھیرے میں جلائیں کب تک
یا نبی! ہجر میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک
بجلیاں دیکھیں نشیمن کو جلائیں کب تک

بے نظارہ کئے ہرگز نہیں جائینگے حکیم
دیکھنا ہے کہ وہ پردہ نہ اُٹھائیں کب تک

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قادیان میں علوم عربیہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کا اجراء

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بیس بیس روپیہ کے چار وظائف

ہمارے مرکز قادیان میں ہر سال بیسیوں کی تعداد میں عربی کے علماء تیار ہوا کرتے تھے۔ حالات کی نامساعدت کی وجہ سے انقلاب کے بعد اس کام کو جاری نہ رکھا جاسکا اب صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسی سال مرکز میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء کردیا جائے جس میں عربی کے علماء تیار کئے جائیں۔ اس مدرسہ میں میٹرک یا کم از کم مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جائے گا۔ اس مدرسہ میں عام طور پر مولوی فاضل کا کورس سات سال کا ہوگا۔ جو طلباء پہلے سے کچھ عربی پڑھنا لکھنا جانتے ہوں گے انہیں اوپر کی کلاسوں میں بٹھلانے کے متعلق غور کیا جائے گا۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس کے لئے چار وظائف بھی منظور فرمائے ہیں جو بیس بیس روپیہ ماہوار کے ہوں گے۔ اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ اور پراونشل امیر کی سفارش پر مستحق نادار طلباء کو دیئے جائیں گے۔

تمام جماعت ہائے ہند کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ طلباء کو مدرسہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ تاکہ گذشتہ انقلاب کے بعد علماء کی جو کمی واقع ہوگئی ہے اس کو پورا کیا جاسکے۔ اور تبلیغ کے کام کو مضبوط اور وسیع کیا جاسکے۔

تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے آنی چاہئیں جن میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں

۱۔ نام۔ ۲۔ ولدیت۔ ۳۔ قوم۔ ۴۔ عمر۔ ۵ سکونت (مکمل ایڈریس)۔ ۶۔ صحت جسمانی۔ ۷۔ تعلیم۔ ۸۔ کیا مدرسہ میں یا پرائیویٹ طور پر عربی لکھنا پڑھنا سیکھا ہے

وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش اور پراونشل امیر صاحب کی سفارش اور وساطت سے آنی چاہئیں

ذی استطاعت اصحاب اپنے بچوں کے تمام تر اخراجات کے ذمہ وار ہوں گے

مزید دریافت طلب امور کے لئے نظارت ہذا کو تحریر کیا جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بعض درویشان قادیان کی ہندی اور اردو کے امتحانات میں شمولیت

الف۔ ہندی میں بھوشن کا امتحان دینے والے امیدوار:

۱۔ سید شہامت علی صاحب۔ ۲۔ مولوی خورشید احمد صاحب۔ ۳۔ مولوی بشیر احمد صاحب۔ ۴۔ مولوی عطاء اللہ صاحب۔ ۵۔ مولوی طیب علی صاحب (پرائیویٹ طالب علم)

ب۔ ادیب فاضل کا امتحان دینے کے لئے حسب ذیل امیدوار گئے:-

۱۔ چوہدری عبدالقدیر صاحب واقف زندگی۔

۲۔ چوہدری بدر الدین صاحب عامل احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

درخواستہائے دعا۔ (۱) خاکسار اور خاکسار کی بیوی اور بچی بیمار ہیں اور شفاخانہ میں داخل ہیں۔ احباب خاص طور پر میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے۔ محمد ابراہیم خلیل مبلغ سلسلہ نزی ٹاؤن مغربی افریقہ

(۲) میرا ایک ہی بچہ ہے۔ جس کی عمر دو سال ہے۔ وہ عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ اور دن بدن کمزور اور لاغر ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر اس کے پیٹ میں نقص بتاتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دعا فرماویں۔ خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ۔

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ مئی کی فہرست

جن احباب کی طرف سے ماہ مئی میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوئی ہیں کی اسم وار فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جارہی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ازیں مختلف اوقات پر بذریعہ اخبار اور انفرادی و جماعتی تحریکات توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اور اس فنڈ کے بڑھانے کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد بھی جماعتوں تک پہنچایا جاچکا ہے۔ موجودہ آمد درویشان کے مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل پر بہت کم ہے اور اس میں ابھی بہت زیادہ اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے ماہوار وعدے مرکز میں بھجوائے تھے۔ مگر ان کی طرف سے ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کی جارہی۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ اور جو دوست تا حال کسی وجہ سے وعدہ نہ کر سکے ہوں وہ اپنے وعدے بھجوائیں اور ایسے افراد جو اپنے حالات کے مطابق ہر ماہ ادائیگی سے معذور ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً یا بالمقطعہ اس فنڈ میں کچھ نہ کچھ رقم ادا کرکے اس تحریک کے ثواب میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ اپریل سنہ ۵۳ء

نمبر شمار	نام مخلص	نام جماعت	رقم
۱	مکرم عبدالحمید صاحب احمدی	جمشید پور	۱۰ — — ۰ روپے
۲	" اے ماموں صاحب احمدی ماسٹر کمبد	کمبایہ	۵ — ۰ — ۰ "
۳	" احمد حسین صاحب وکیل	شورا پور	۱۵ — ۰ — ۰ "
۴	" حاجی محمد ابراہیم صاحب	کانپور	۲۰ — ۰ — ۰ "
۵	" حبیب اللہ صاحب احمدی	"	۲ — ۰ — ۰ "
۶	" سید اختر احمد صاحب	پٹنہ	۱۰۰ — ۰ — ۰ "
۷	" مولوی یعقوب الرحمٰن صاحب	سونگھڑہ	۱۳ — ۰ — ۰ "
۸	" عبدالسبحان صاحب	رائچور	۳ — ۰ — ۰ "
۹	از جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ		۲۶۰ — ۰ — ۰ "
۱۰	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب	کلکتہ	۴۰ — ۰ — ۰ "
۱۱	از طرف شکیلہ اختر صاحبہ بنت محمد صدیق صاحب	"	۱۰ — ۰ — ۰ "
۱۲	از طرف ناصرہ پروین صاحبہ	"	۱۰ — ۰ — ۰ "
۱۳	مکرم یوسف الرحمٰن صاحب	ڈھیکانال	۲ — ۴ — ۰ "
۱۴	" محمد کنہاموں صاحب	کرناگاپلی	۲۹ — ۰ — ۰ "
۱۵	" مدیحہ محمد صدیق صاحب ثانی	کلکتہ	۱۶ — ۲ — ۰ "
۱۶	مکرم ایس امیر علی صاحب	مونگرول	۱۱ — ۰ — ۰ "
۱۷	" کے ایم علی صاحب	پینگاڈی	۲ — ۰ — ۰ "
۱۸	" سی۔ کے۔ بی کٹوپ	"	۳ — ۰ — ۰ "
۱۹	" بی احمد صاحب	"	۵ — ۰ — ۰ "
۲۰	" ایم ابراہیم صاحب ککی	"	۲ — ۰ — ۰ "
۲۱	" ایم ابراہیم صاحب "	"	۳۰ — ۰ — ۰ "
۲۲	" ایم۔ این عبداللہ صاحب	"	۶ — ۰ — ۰ "
۲۳	" ایس وی زین العابدین صاحب	"	۱۲ — ۰ — ۰ "
۲۴	از جماعت احمدیہ بے پور		۴۰ — ۰ — ۰ "
۲۵	مکرم منیر خان صاحب	کیرنگ	۵ — ۰ — ۰ "
۲۶	" قاضی محمد شریف الدین صاحب	کوئیہ پاکٹن	۴ — ۰ — ۰ "
۲۷	از جماعت احمدیہ جموں		۰ — ۸ — ۰ "
۲۸	" " "		۲ — ۸ — ۰ "
۲۹	مکرم داؤد احمد صاحب	بُنہ	۲۵ — ۰ — ۰ "
۳۰	جماعت احمدیہ کرناپالی (بلا تفصیل)		۱۰۰ — ۰ — ۰ "
۳۱	مکرم محی الدین صاحب	سونگھڑہ	۰ — ۴ — ۰ "
۳۲	" سیف الدین صاحب	"	۰ — ۴ — ۰ "
۳۳	" ضیاء الدین صاحب	"	۰ — ۴ — ۰ "
۳۴	محترمہ مقتدرہ و جمیرہ خاتون صاحبہ	"	— ۸ — ۰ "
۳۵	" میمونہ بیگم صاحبہ	آڑھا	۸ — ۰ — ۰ "
۳۶	مکرم نسیم احمد صاحب	"	۷ — ۰ — ۰ "

خطبہ جمعہ

رمضان کے مبارک ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری کرو تا اس کی مدد اور نصرت تمہیں حاصل ہو

صرف زندہ رہنے کی کوشش نہ کرو بلکہ سچے مسلمان بن کر زندہ رہنے کی کوشش کرو کہ یہی ہمارا اصل مقصود ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
آجکل

رمضان کا مہینہ

چل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول کرتا ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تو ہمیشہ ہی بیرونی امداد کے محتاج ہیں۔ ایک کمزور انسان ہر وقت بیرونی امداد کا محتاج ہوتا ہے۔ ایک طاقت رکھنے والا انسان اپنے مخالف کو نیچے گرانے کی طاقت رکھتا ہے۔ بلکہ یقین رکھتا ہے کہ وہ اسے گرا سکتا ہے اور اس وجہ سے وہ کسی مددگار کو نہیں بلاتا۔ لیکن ایک کمزور انسان جب اس پر کوئی طاقتور ہستی حملہ کرے یا وہ کسی مصیبت میں گھر جائے۔ تو اس وقت اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ اگر اس کا کوئی دوست قریب ہے تو اسے مدد کے لئے آواز دے۔ اور اگر کوئی دوست قریب نہیں تو بغیر کسی تعیین کے آواز دے کہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کا بندہ اپنے اندر انصاف اور رحم کا مادہ رکھتا ہے تو وہ اس کی مدد کے لئے آئے۔

انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے

کہ اگر راہ چلتے اور راہ گزروں پر کوئی حملہ کرتا ہے تو وہ اونچی آواز سے شور مچایا کرتے ہیں کہ مار دیا مار دیا اب یہ فقرہ خبر کے طور پر تو ہوتا نہیں۔ کیونکہ وہ کسی معین فرد کو آواز نہیں دیتے۔ بلکہ درحقیقت اس فقرہ کے اندر آواز دینے والے کی نازک کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جس کسی شخص کے کان میں آواز پڑتی ہے۔ اس سے یہ اپیل ہوتی ہے کہ وہ پکارنے والے کی مدد کرے۔ اور اسے مصیبت سے چھڑا لے۔ یہ آواز ایسی طبعی چیز ہے کہ جانوروں تک میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر تم کتے کو پتھر مارتے ہو تو وہ کائیں کائیں کا شور مچاتے ہیں۔ آخر کائیں کائیں کرنے کا پتھر مارنے سے کیا جوڑ ہے۔ کائیں کائیں کرنے کے یہی معنے ہیں کہ وہ مارے جا رہے ہیں۔ اور کوئی ہستی قریب موجود ہے تو وہ

ان کی مدد کو آئے

اور مارنے والے سے انہیں بچائے۔ جب تم کتے کو مارنے کے لئے پتھر اٹھاتے ہو۔ تو وہ چائیں چائیں کرنے لگ جاتا ہے۔ آخر چائیں چائیں کرنے کا پتھر اٹھانے یا ڈنڈا مارنے سے کیا تعلق ہے۔ چائیں چائیں کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ بلند آواز کرتا ہے۔ کہ اگر اس کا کوئی ساتھی قریب ہو۔ تو وہ اس کی مدد کو آئے۔ تم بچے کو مارتے ہو۔ تو وہ رونے لگ جاتا ہے اور روتا بھی آہستہ آواز سے نہیں۔ بلکہ بلند آواز سے روتا ہے۔ اس کے بلند آواز سے رونے کے بھی یہی معنے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی زیادہ لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ کہ اگر ان کے دل میں عدل ہے۔ انصاف ہے۔ رحم ہے تو وہ اس کی مدد کو آئیں۔ پس

کمزور اور مظلوم کا فریاد کرنا

ایک طبعی بات ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی شخص کے عیب کو بیان کرنا جائز نہیں۔ سوائے مظلوم کے۔ کہ وہ یہ شور مچائے کہ اس پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ پس جانوروں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ بچوں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ بڑوں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ قرآن کریم کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ پھر اور کس شہادت کی ضرورت ہے پس ہماری جماعت جو دنیا بھر میں مظلوم ہے۔ جو اتنی بے بس اور بے کس ہے کہ اتنی بے کس اور بے بس جماعت دنیا میں کوئی نہیں جس کی مثال مسیح کے اس قول سے ملتی ہے کہ پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں۔ اور درندوں کے لئے بھٹ ہیں۔ لیکن ابن آدم یعنی مسیح کے لئے سر چھپانے کی بھی کوئی جگہ نہیں

حقیقت یہ ہے

کہ تمہاری حالت چڑیوں۔ فاختاؤں۔ کبوتروں کوؤں۔ بٹیروں اور چھوٹے سے چھوٹے جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ ان کے رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ موجود ہے۔ ان کا کوئی ملک ہے جنگل کے درندوں اور میدانوں کے چرندوں کے لئے بھی جگہ موجود ہے۔ کیونکہ دنیا میں ایسی جگہیں موجود ہیں۔ جو انہیں پناہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تمہارے لئے پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی

خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا

بندہ تمہیں پناہ دے۔ آخر خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بندے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہوتے ہیں۔ جن میں خواہ اپنی شہرت کی خاطر۔ خواہ خدا تعالیٰ کے خوف سے انصاف اور عدل پیدا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب طائف کے لوگوں کو وعظ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور

طائف والوں نے

آپ سے برا سلوک کیا۔ پتھر مارے۔ اور آپ کو شہر سے نکال دیا۔ تو مکہ کی روایات کے مطابق کہ جب تک کوئی شخص کسی شہر میں رہتا تھا وہ شہری حقوق کا حقدار ہوتا تھا۔ لیکن جب وہ اپنی مرضی سے شہر چھوڑ کر چلا جاتا۔ تو وہ شہری حقوق کا اس وقت تک حقدار نہیں رہتا تھا۔ جب تک کہ شہر میں رہنے والے پھر اسے شہری حقوق نہ دے دیں اس لئے مکہ والے سمجھتے تھے کہ طائف جانے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے شہری حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی بھی یہ جانتے تھے کہ جب تک نئے سرے سے مکہ کے شہری حقوق آپ کو نہ ملیں۔ آپ کا

مکہ میں داخل ہونا

آسان نہیں۔ چنانچہ جب آپ طائف سے واپس آئے اور آپ کو اس بات کی امید نہ رہی کہ طائف اور اس کے گرد و نواح کے لوگ آپ سے نیک سلوک سے پیش آئیں گے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی حضرت زیدؓ سے فرمایا زید معلوم ہم مکہ میں واپس چلتے ہیں۔ زیدؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ کیا مکہ والے آپ کو دوبارہ داخل ہونے دیں گے۔ یعنی وہ تو پہلے سے ہی مخالف ہیں۔ اور پھر جب آپ ایک دفعہ شہر چھوڑ کر آ گئے ہیں تو عرب کے رواج کے مطابق آپ نے مکہ کے شہری حقوق چھوڑ دیئے ہیں۔ اب وہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے آپ نے فرمایا زید تم وائل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ اگر تم مجھے پناہ دو تو میں مکہ میں دوبارہ آ جاؤں

مکہ کی ریاست کے اندر

ہر رئیس کا یہ حق تھا کہ وہ کہے میں فلاں شخص کو شہر میں رہنے کا حق دیتا ہوں اس لئے آپ نے زید کو وائل کے پاس بھیجا کہ اگر تم ہمیں پناہ دینے کے لئے تیار ہو تو ہم شہر میں آ جائیں حضرت زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ہمارا شدید ترین دشمن ہے۔ وہ ہمیں پناہ کیوں دے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جاؤ وائل بے شک دشمن ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اندر

یہ شان اور خوبی

بھی پائی جاتی ہے کہ اگر اس سے کوئی پناہ مانگے تو پناہ نہ دینے میں وہ اپنی ہتک محسوس کرتا ہے وائل ان چند چوٹی کے دشمنوں میں تھا۔ جو آپ کی ہمیشہ ہی مخالفت کیا کرتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد

کے ماتحت زید اُس کے پاس گئے۔ اور کہا وائل مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم مجھے شہری حقوق دینے کے لئے تیار ہو جس کے الفاظ مقرر تھے۔ کہ اگر تم مجھے پناہ دو۔ یعنی یہ کہہ دو کہ میں حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ آپ مکہ میں واپس آجائیں تو میں دوبارہ مکہ میں آجاؤں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے وائل کی نصرت کو پڑھا۔ وائل آپ کا شدید ترین دشمن تھا۔ اُس نے گیارہ سال تک آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دکھ دیا تھا۔ اُس کے پانچ لڑکے تھے۔ اُس نے زید کی بات سنتے ہی اپنے لڑکوں کو بلایا۔ اور اُن سے کہا۔ تم تلواریں نکال لو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پناہ مانگی ہے اور میں خاندانی عزت اور وقار کے لحاظ سے اس بات پر مجبور ہوں کہ اُسے پناہ دوں۔ شاید مکے والے ہمارا مقابلہ کریں۔ اسی لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ایک ایک کر کے مر جاؤ۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آنچ نہ آنے دو اور وہ خود بھی اپنے لڑکوں کے ساتھ مکہ کے دروازہ کے پاس گیا اور آپ کو ساتھ لے آیا۔

اس قسم کے نظارے

اب بھی بے شک پچھلے فسادات میں بھی بعض لوگوں نے بڑی شرافت دکھائی ہے۔ اور حکومت کے بعض ارکان نے بھی اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے لیکن بہرحال وہ انفرادی مثالیں ہیں جمہوریت کے نام پر جو آواز اٹھائی گئی تھی وہ تمہارے خلاف تھی۔ میں تو اُسے اکثریت کی آواز نہیں کہتا مگر وہ مخالفت سے اکثریت ہی کی آواز کہتے تھے حکومت درحقیقت جمہوریت کی ہی ہوتی ہے۔ شریف الطبع لوگوں کا ہمدردی کرنا۔ ایک جزوی چیز ہے۔ قانونی اور اصولی نہیں۔ حق یہی ہے کہ تمہارے لئے اس زمین پر جس کو دنیا والے اپنی کہتے ہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ لیکن

ایک اور ہستی بھی ہے

جو اس زمین کی ملکیت کی مدعی ہے۔ یہ زمین بغیر نزاع کے کسی کی ملکیت نہیں۔ بلکہ اس کے دو مدعی ہیں۔ ایک مدعی حکومت اور جمہوریت ہے۔ میں نے حکومت کا نام اس لئے لیا ہے کہ بعض جگہ جمہوریت نہیں ہوتی بلکہ شخصی حکومت ہوتی ہے۔ لیکن اس زمین کی ملکیت کا ایک مدعی خدا تعالیٰ بھی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی کہتا ہے۔ یہ زمین میری ہے۔ اور دنیا کہتی ہے کہ زمین ہماری ہے۔ اب پناہ دینے والا [illegible] ہوتا ہے۔ اگر زمین کے مالک انسان ہیں۔ تو یاد رکھو تمہارے لئے اس زمین پر کوئی ٹھکانا نہیں [illegible] بھی [illegible]۔ لیکن اگر زمین کا ایک مالک ہے اور تم اُسے پکارتے ہو اور ان سے

دعائیں کرتے اور مدد مانگتے ہو

اور وہ تم کو اس زمین پر رہنے کی اجازت دیتا ہے اور تمہیں اس پر رہنے کا حق دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تم عزت اور آبرو کے ساتھ میری زمین پر رہ سکتے ہو۔ تو اگر وہ اس زمین کا مالک ہے۔ تو تم زمین پر رہ سکتے ہو۔ اور اگر وہ مالک نہیں۔ تو تم باوجود اس کی اجازت کے اس زمین پر نہیں رہ سکتے۔ اب تم خود اپنے یقین کے لحاظ سے فیصلہ کر لو۔ کہ روئے زمین کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ جو عرش پر بیٹھا ہے یا انسان ہیں۔ جو اس کی ملکیت کے دعویدار ہیں۔ اگر اس کے مالک انسان ہیں۔ تو وہ تمہیں ہر وقت گرانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر اس کا مالک خدا تعالیٰ ہے اور تم اس سے دعائیں کرتے ہو التجائیں کرتے ہو۔ تو تم یاد رکھو۔ ان لوگوں کے

دل بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ

میں ہیں۔ قومیں ہمیشہ ایک رنگ میں نہیں رہا کرتیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا شدید ترین دشمن تھا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے مدد مانگی۔ تو وہ آپ کی مدد کے لئے تیار ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اُسے کہا۔ تمہیں وہ دینی پڑے گی۔ چنانچہ جس شخص کی تلوار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں اُٹھتی تھی۔ اس نے اپنے سارے بیٹوں کو اپنے ساتھ لیا۔ اور کہا تم ایک ایک کر کے مر جاؤ۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے دو۔ وہی خدا اب بھی موجود ہے۔ اور وہی دنیا بھی ہے اگر تم

ان دنوں سے فائدہ اُٹھاؤ

خدا تعالیٰ کے آگے گریہ و زاری کرو۔ اور اس سے مدد مانگو۔ تو اس میں یہ طاقت ہے کہ وہی لوگ جو تمہاری مخالفت کر رہے ہیں۔ تمہاری تائید کرنے لگ جائیں۔ جو لوگ تمہیں مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ تمہاری زندگی کا موجب ہو جائیں۔ وہی لوگ جو تمہارے دشمن ہیں۔ تمہارے دوست بن جائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں دشمن کو دوست بنا سکتا ہوں۔ اور یہ بات بھی سچ ہے۔ کہ وہ دوست کو دشمن بھی بنا سکتا ہے۔

پس تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگو تا

اس کی مدد اور نصرت

سے تمہاری مصیبت کے دن ٹل جائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مصیبت کے ان دنوں کا ٹلنا اصل چیز نہیں۔ اس سے ہم صرف زندہ رہ سکتے ہیں۔ مگر زندہ۔ تو ہم اُس وقت بھی تھے۔ جب ہم احمدی نہیں تھے۔ زندہ ہم تب بھی رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کو چھوڑ دیں۔ اور عیسائی ہو جائیں زندہ ہم تب بھی رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم یہودی ہو جائیں۔ ہندو ہو جائیں یا سکھ ہو جائیں۔ پس زندگی ہمارا اصل مقصود نہیں۔

ہمارا اصل مقصود یہ ہے

کہ وہ تعلیم جو قرآن کریم اس دنیا میں لایا ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کریں۔ صرف زندہ رہنے کے لئے ہم کوشش نہ کریں۔ بلکہ کوشش کریں۔ کہ قرآن کریم کی حکومت جاری ہو۔ ہم سچے مسلمان بن جائیں تا دنیا میں وہی چیز قائم ہو جائے۔ جس کے قائم کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اگر ہم باقی لوگوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ تو ہمارا وجود قیمتی ہو جاتا ہے۔ اور ہماری موت خطرناک ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم باقی لوگوں کے لئے نمونہ نہ بن سکیں تو خدا تعالیٰ ہمیں زندہ تو رکھے گا۔ لیکن ہماری مثال اس کتے کی سی ہو گی۔ جسے روٹی ڈال دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ دیکھ کر کہ ہم مظلوم ہیں اگرچہ بیکار ہیں۔ ہمیں بھی بچائے گا۔ کتا بھی چلاتا ہے۔ تو اُسے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن ہماری زندگی کسی کام کی نہیں ہو گی۔ پس زندگی اصل چیز نہیں

مسلمان ہو کر زندہ رہنا

اصل چیز ہے۔ تم صرف زندہ رہنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ مسلمان بن کر زندہ رہنے کی کوشش کرو۔

(از المصلح ۳۰ مئی ۱۹۵۳ء)

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش میں ہوں گے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا خاص حصول کا موقعہ ہر سال وکالتِ مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ کو اپنے وعدے سو فی صدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی یہ انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش ہو گی۔ اُمید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ وعدہ کی جلد ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہو گی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے جون۔ جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کیلئے ضروری ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانہ میں داخل ہو جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

قرآنی حقائق و معارف کا خزانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس القرآن کے مختصر نوٹ

(۱)

(منقول از ماہنامہ الفرقان بابت ماہ فروری، مارچ اپریل ۵۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ فروری ۵۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کے درس کا آغاز فرمایا ہے یہ درس سورہ مریم سے شروع ہوا ہے۔ موقر ماہنامہ الفرقان میں اس درس کے ضروری نوٹ مختصر طور پر اپنے الفاظ میں شائع ہوئے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کے افادہ کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

سورہ مریم رکوع ۱

سورۂ مریم کا زمانۂ نزول

یہ سورہ مکی زندگی کے اوائل میں نازل ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت کے بعد چوتھے سال کے آخر میں یا پانچویں سال کے شروع میں نازل ہوئی ہے۔ تاریخی طور پر ثابت ہے۔ کہ ہجرت حبشہ کے مہاجرین کو واپس لانے کے لئے قریش مکہ نے جو وفد نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے نجاشی اور اس کے درباریوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف بھڑکانے کے لئے کہا تھا۔ کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے۔ اور ان کی توہین کرتے ہیں۔ اس موقع پر صحابہؓ کے امیر حضرت جعفرؓ نے دربار میں سورہ مریم کا پہلا حصہ پڑھ کر سنایا۔ جس سے حضرت مسیحؑ کے بارے میں اسلامی عقیدہ ظاہر ہوتا تھا۔ اس واقعہ سے بالبداہت ثابت ہے۔ کہ یہ سورۃ ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ میرے نزدیک اس سورۃ کا زمانہ نزول ۴ سنہ نبوت کا آخر یا ۵ سنہ نبوت کا شروع ہے۔

سورۃ مریم کا مضمون

اس سورۃ میں عیسائیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ نیز موجودہ عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید کر کے عیسائیوں سے مقابلہ کے لئے اصولی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ اس سورۃ کا مضمون سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کے تسلسل میں ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل میں یہودیوں کی دو تباہیوں کا ذکر تھا جن میں سے پہلی تباہی تو حضرت مسیحؑ سے کافی عرصہ پہلے واقع ہوئی۔ مگر دوسری تباہی کا سلسلہ حضرت مسیحؑ سے کچھ قبل شروع ہوا۔ اور آپ کی بعثت سے بعد تک ممتد رہا۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں اصحاب الکہف کا ذکر فرمایا۔ اور پھر عیسائیت کے مادی عروج کو تفصیلاً بیان فرمایا۔ اسی تسلسل میں اب سورۂ مریم میں بگڑی ہوئی عیسائیت کے مقابلہ کا طریق بتایا گیا ہے۔

ایک پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی میں زیادہ مقابلہ مشرکین سے تھا۔ اس لئے مکی سورتوں میں عموماً مشرکین کے خیالات کی تفصیلی تردید ہوتی ہے۔ سورہ مریم وہ پہلی مکی سورۃ ہے جس میں تفصیل سے رد عیسائیت کیا گیا ہے ۴ سنہ کے آخر میں یکایک اس تبدیلی سے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ اب بہت جلد مسلمانوں کو عیسائیوں سے تفصیلی گفتگو کرنے کے موقعے پیش آئیں گے۔ اور ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ایسے موقع پر کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ گویا اس سورۃ کے مضمون اور اس کے اسلوب بیان میں صاف طور پر پیشگوئی کر دی گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑے گی۔ اور ان کا واسطہ اب براہ راست عیسائیوں سے پڑے گا۔ اس طرح اس سورۃ میں ہجرت حبشہ کی صریح خبر دی گئی تھی۔

قرآن کریم کے اس لطیف انداز کو ہمارے مفسرین نے بالعموم نہیں سمجھا۔ لیکن یہ بات یورپین مستشرقین کو فتردد کھٹکی ہے اسی لئے انہوں نے ناکام کوششیں کی ہیں۔ کہ سورۂ مریم کو ہجرت حبشہ کے بعد نازل ہونے والی سورۃ ثابت کریں۔

کھٰیٰعص کے معنے

حضرت ام ہانی رضؓ سے مروی ہے کہ ک سے مراد کافی ہے اور ہ سے مراد ھادی ہے۔ ع سے علیم مراد ہے۔ اور ص صادق کا مختصر یا حرف ندا ہے۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے ان حروف کے معانی قدرے مختلف مروی ہیں۔ لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ حروف صفات الٰہیہ کا اختصار ہیں۔ حضرت ام ہانی رضؓ کی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے ترجیح حاصل ہے۔

کھٰیٰعص کا مطلب یا کو حرف ندا قرار دے کر یہ بنتا ہے کہ اے خدا جو علیم اور صادق ہے تو کافی ہے۔ اور ہدایت دینے والا ہے۔ یہ مضمون اور بائیبل کے بیانات سے بھی ثابت ہے کیونکہ جس ذات کو انسانی ضروریات کا پورا علم ہوگا وہی ان ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوگی اور وہی کافی ہوگی۔ اور جو صادق خدا ہے۔ وہ انسان کو مخلصی دے سکتا ہے۔ اور اسی کے وعدہ سے نجات حاصل ہوگی۔ پس صفت علیم کا ظہور اس کے کافی ہونے سے ہوتا ہے اور صفت صادق کا پتہ اس کے ہادی ہونے سے لگتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ہی علیم کل ہونے کے باعث کافی ہے۔ تو دوسرے یا تیسرے خدا کی کیا ضرورت ہے۔ اور جب خدا نے صادق ہیں نجات اور مخلصی بخشنے والا ہے۔ تو مسیحی کفارہ کا عقیدہ خود بخود باطل ہوگیا۔ اس طرح سے سورہ مریم کے اس مقطع میں اصولی طور پر عیسائیت کے بنیادی عقائد تثلیث اور کفارہ کی تردید موجود ہے

ذکر رحمت ربک عبدہٗ زکریا

یہ خبر ہے اور اس کا مبتدا "ھٰذا" محذوف ہے۔ معنی یہ ہوں گے۔ کہ تیرے رب کے اپنے بندے زکریا پر رحمت کرنے کا بیان یا یاددہانی ہے۔ ذکر ایسی یاددہانی کو کہتے ہیں جس سے مخاطب کو خاص توجہ دلائی جاتی ہے۔ ربک کا لفظ رکھ کر یہ اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ رحمت اب تیرے بڑھانے کے لئے بروئے کار آرہی ہے۔ حضرت یحییٰ حضرت مسیحؑ کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اور حضرت مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ارہاص مقرر کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش میں واضح اشارہ تھا۔ کہ اب آئندہ نبی بنی اسرائیل میں سے نہیں آئے گا۔ بلکہ موسے علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل میں سے آئے گا۔

عبدہٗ لانے کی حکمت

عربی زبان کے لحاظ سے ذکر رحمت "ربک زکریا" سے مفہوم واضح ہو جاتا تھا۔ اس لئے سوال ہوتا ہے۔ کہ درمیان میں عبدہٗ لانے کی کیا حکمت ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے اور اس کی رحمت دو طرح ہوتی ہے۔

(۱) انسان کے عمل یا اس کی نیکی کے بغیر ہونے والی رحمت صفت رحمانیت کے ماتحت ہوتی ہے۔

(۲) انسان کی نیکی اور اس کی اہلیت کی بنا پر ہونے والی رحمت صفت رحیمیت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت میں عبدہٗ کا لفظ رکھ کر واضح فرما دیا کہ ہم نے زکریا کو اس خاص رحمت سے نوازا. جو نیکوکاروں کو ملتی ہے۔ وہ چونکہ ہمارا اطاعت گزار بندہ تھا۔ اور ہمارے احکام کی تعمیل کرنے والا تھا۔ اس لئے ہم نے اس پر یہ رحمت کی۔ گویا عبدہٗ کا لفظ حضرت زکریا کے استحقاق رحمت کے ذکر کے لئے بیان ہوا ہے۔

اذ نادیٰ ربہٗ ندآءً خفیا

اسی میں اس رحمت کے ظہور کا موقع اور محرک بیان ہوا ہے۔ فرمایا کہ ہم نے زکریا کو اس وقت اس رحمت سے نوازا۔ جب اس نے ہمارے سامنے اپنے سربستہ راز کو کھولتے ہوئے دعا کی۔ لفظ ندا بلند آواز سے پکارنے اور محض بلانے کے لئے آتا ہے۔ خفیًا کے لفظ سے متعین ہوگیا۔ کہ اس جگہ بلند آواز سے پکارنے کے معنے نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی دبی ہوئی دیرینہ آرزو کے بیان کرنے کے ہیں۔

قال رب انی وھن العظم منی واشتعل الرأس شیبًا

حضرت زکریا نے اس جگہ اپنی ظاہری اور جسمانی کمزوری کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ بڑھاپے کی وجہ سے میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ اور سر کے بال سفید ہو کر چمکنے لگ گئے ہیں۔ بال جب سفید ہونے لگتے ہیں۔ تو پہلے ان کی سیاہی زائل ہوتی ہے۔ مگر جب بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔ تو ان پر اشتعل الراس شیبًا صادق آتا ہے۔

ولم اکن بدعآئک رب شقیا

لفظ دعا مصدر ہے۔ اس جگہ اس کے دو معنے ہیں۔ (۱) میں تجھے پکار کر کبھی ناکام اور بے مراد نہیں رہا۔ (۲) چونکہ تم نے اپنے الہام وکلام سے مجھے نوازا ہے اس لئے میں اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہ سکتا۔

وانی خفت الموالی من ورائی

مجھے اپنے بعد اپنے چچازاد بھائیوں وغیرہ رشتہ داروں سے ڈر ہے۔ یعنی وہ میری وفات کے بعد گدی قائم کر کے دین کو مسخ کر دیں گے۔ الموالی کا لفظ مولیٰ کی جمع ہے۔ جس کے کئی معنے ہوتے ہیں۔ اس جگہ چچازاد بھائی اور رشتہ دار کے ہیں۔

(باقی)

ہفت روزہ بدر قادیان ۷ جون ۱۹۵۶ء

عقیدہ ختم نبوت اور علماء زمانہ

گذشتہ دنوں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو علماء کی طرف سے تحریک اُٹھائی گئی۔ اس میں احمدیوں پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا گیا۔ کہ وہ ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ جب ان کو یہ جواب دیا گیا۔ کہ احمدی اس عقیدہ پر دل وجان سے ایمان ویقین رکھتے ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق "خاتم النبیین" کے الفاظ قرآن میں وارد ہیں۔ اس لئے احمدیہ جماعت حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ ہاں ختم نبوت کے وہ معنے جو خدا تعالےٰ کی الوہیت اور رسول خدا کی رسالت کی شان کے منافی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کو ختم کرنے اور آپ کی ہتک کا باعث ہوں ان کو احمدی درست نہیں سمجھتے۔

احمدیہ جماعت اس عقیدہ کو یقیناً خیر امت کے لئے باعث ذلت وہتک یقین کرتی ہے کہ اس میں ایسے افراد تو پیدا ہوتے رہیں۔ جو مغضوب علیہم اور ضالین کے مشابہ اور یہودیوں اور عیسائیوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ لیکن اس خیر امت کی اصلاح اور درستی کے لئے کوئی مسیحی صفت شخص اس میں پیدا نہ ہو۔ بلکہ اس کے لئے اہل اسلام کو سلسلۂ موسویہ اور اسرائیلیہ کا دست نگر ہونا پڑے۔ اس عقیدہ سے یقیناً امت محمدیہ خیر امت قرار نہیں پاتی۔ بلکہ امت موسویہ جو آڑے وقت میں اہل اسلام کو گمراہی اور ضلالت سے نکالنے کا سامان کرے گی بہترین امت قرار پاتی ہے۔

اس عقیدہ سے یہ بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا افاضہ روحانی ختم ہو گیا ہے۔ اور آپ کے شاگردوں اور ماننے والوں میں سے بڑے لوگ اور جھوٹے مدعی تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن کوئی عظیم الشان روحانی مصلح پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ استدلال اتنا واضح اور بیّن ہے کہ موجودہ زمانہ کے علماء اس کا کوئی تسلی بخش توڑ نہیں کر سکے۔ اور ان کے پاس اب سوائے اس کے اور کوئی حربہ نہیں کہ وہ یہ اعلان کرتے پھریں کہ ختم نبوت کی جو تشریح اور توضیح وہ کرتے ہیں یہی امت محمدیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے اور اس پر تمام علماء اسلام کا اجماع ہے۔ لہٰذا اس عقیدہ کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا سواد اعظم کو چھوڑنا اور صریح گمراہی اختیار کرنا ہے۔

کاش یہ علماء سوچتے کہ ایک ایسے شخص کے خلاف جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا مامور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت "حکم اور عدل" ثابت کرتا ہے۔ اور اپنے دعوے کے اثبات میں ہزارہا عقلی اور نقلی آسمانی اور زمینی نشان دکھلاتا ہے۔ ان کا مزعومہ اجماع اور مسلمہ عقیدہ کیا وقعت رکھتا ہے۔ اگر موجودہ زمانہ کے علماء کے عقائد اور اعمال درست اور منشاء الٰہی کے ماتحت ہوتے تو کسی حکم اور عدل کے آنے کی ہی کیا ضرورت تھی۔

دراصل علماء زمانہ کا یہ دعویٰ بھی بے بنیاد ہے۔ کہ ختم نبوت کو جو مفہوم وہ "انقطاع نبوت" کے معنوں میں لیتے ہیں۔ یہ علماء اور بزرگان اسلام کا اجتماعی عقیدہ ہے۔ ذیل میں ہم گذشتہ بزرگوں اور علماء ربانی کی ختم نبوت کے متعلق تشریحات میں سے چند بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جن سے واضح طور پر احمدیہ جماعت کے عقیدہ کی تائید اور تصدیق ہوتی ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے علماء کے خیالات غلط ثابت ہوتے ہیں۔ علماء کرام کو یہ سوچنا چاہئے۔ کہ اگر احمدیہ جماعت ختم نبوت کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے خارج از اسلام ہے تو وہ مسلمہ بزرگ اور علماء ربانی جن کا درجہ اور مقام موجودہ علماء کے نزدیک بھی بہت ہی بلند اور قابل احترام ہے۔ ان علماء کے نزدیک کس فتوے کے مستحق ہوں گے۔

حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی اپنی مشہور کتاب فتوحات مکیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ان النبوة التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی نبوة التشریع ومقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلعم ولا یزید فی شرعہ حکما آخر

(جلد ۲۔ باب ۷۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے معنے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہو گا۔ صرف نبوت تشریعی اٹھائی گئی ہے۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی۔ ای من یکون علےٰ شرع یخالف شرعی

اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یعنی نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی پس نہ کوئی میرے بعد نبی ہے اور نہ رسول اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو میری شریعت کے مخالف کسی اور شریعت پر ہو۔

(۲) امام عبد الوہاب شعرانی اپنی مشہور کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ کے ص۳۹ پر فرماتے ہیں۔

قولہ صلے اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ میرے بعد کوئی شارع نبی نہیں۔

(۳) حضرت سید عبد الکریم الجیلی اپنی کتاب الانسان الکامل باب ۳۶ میں تحریر کرتے ہیں۔

فانقطع حکم التشریع بعدہ وکان محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی منقطع ہو گئی ہے۔ اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۴) حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی رحؒ اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ (تفہیم ۵۳) میں تحریر فرماتے ہیں۔

ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد اللہ تعالےٰ کسی شخص کو نبوت تشریعی پر مامور نہیں کرے گا

پس جب قرآن کریم، احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان وعلماء امت اس عقیدہ کی تائید وتصدیق کرتے ہیں۔ اس وقت احمدیہ جماعت قائم ہے تو علماء وقت کا خواہ مخواہ اجماع کا دعویٰ کرنا اور جماعت احمدیہ کو اس عقیدہ صحیحہ کی بناء پر خارج از اسلام قرار دینا یقیناً ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ظلم کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

(۵) محمد طاہر صاحب گجراتی رحؒ اپنی کتاب مجمع البحار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ھذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ

یعنی لا نبی بعدی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد ایسا نبی ہے جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

(۶) نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی مشہور کتاب اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں:۔

بےشک لا نبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ لیکن اہل علم کے نزدیک ان کے معنیٰ یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو ناسخ شریعت کو لے کر آئے۔ ص۱۶۲

(۷) حضرت ملا علی قاری اپنی مشہور کتاب موضوعات کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

لو عاش ابراھیم لصار نبیاً وکذا لو صار عمر نبیاً لکانا من اتباعہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذا المعنی انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ کے یہ ارشادات کہ اگر صاحبزادہ ابراہیمؑ زندہ رہتا تو نبی ہوتا اور اسی طرح حضرت عمرؓ نبی ہوتے۔ خاتم النبیین کے الفاظ کے منافی نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے اور آپ کی اُمت میں سے نہ ہو۔

قادیان کی مساجد میں معتکفین

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حسب سابق امسال بھی درویش احباب مسجد مبارک ومسجد اقصےٰ میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھے ہیں ان احباب کی فہرست درج ذیل ہے۔ مکرمی امام صاحب اور میر صاحب نے خاص طور پر رمضان المبارک میں قادیان کے فیوض وبرکات حاصل کرنے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔

مسجد مبارک:۔ ۱۔ مکرم حاجی محمد الدین صاحب [illegible] ۲۔ بشیر احمد صاحب ۔ ۳۔ محمد یوسف صاحب گجراتی ۔ ۴۔ حکیم بشیر احمد صاحب ناصر ۔ ۵۔ شریف احمد صاحب گوجر ۔ ۶۔ مولوی عبد الحمید ۷۔ حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ ۸۔ یونس احمد صاحب اسلم ۔ ۹۔ بابا کرم دین

مسجد اقصےٰ:۔ ۱۔ بابا سلطان احمد صاحب ۔ ۲۔ حاجی فضل محمد صاحب ۳۔ بابا عبد الحق صاحب ۔ ۴۔ بابا جان محمد صاحب ۔ ۵۔ بابا فضل احمد صاحب ۔ ۶۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۔ ۷۔ [illegible] صاحب ۸۔ بھائی شیر محمد صاحب ۔ ۹۔ فضل الٰہی صاحب ۱۰۔ [illegible]

افکار و آراء

ہندی قومی زبان جو کبھی مادری زبان نہ بن سکی، نہ بن سکتی ہے

از قلم جناب جگیشور ناتھ صاحب بیتاب بریلوی

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ ہندی قومی زبان ہوتے ہوئے بھی نہ پہلے کبھی مادری زبان تھی، اور نہ اب ہو سکتی ہے۔ البتہ دفتری کاروبار میں اسے خاص اہمیت مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم انگریزی کو ملک بدر کر سکیں۔ ورنہ ہندی دیگر ملکی و صوبائی زبان سے بے نیاز ہو کر اہل ملک سے دور ہوتی چلی جائے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ سیاسی انقلابات کے تحت کوئی زبان رائج تو پا سکتی ہے۔ لیکن محض سیاسی سلطنتوں کا سہارا لے کر وہ پنپ بھی سکتی ہے، یہ کہنا مشکل ہے۔ زبان کا تعلق ہمیشہ جمہور سے ہوتا ہے۔ سیاسی غلبہ کے تحت کوئی زبان عوام پر ٹھونسی نہیں جا سکتی ہاں اس کا سکہ محدود حلقوں میں صرف عارضی طور پر چلایا جا سکتا ہے۔ شکر ہے کہ اردو ہندی کے تضئیے میں فاتح و مفتوح کے امتیاز کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس صورت میں سیاسی زبردستی و زیردستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلم فاتحین اپنے ساتھ اپنی نہیں بلکہ ایران کی اپنائی ہوئی زبان (فارسی) بھی لائے اور انہوں نے اسے اپنی درباری زبان بنایا۔ لیکن جمہور کے رد عمل کے مقابلہ میں اس کے پاؤں بھی بہت جلد اکھڑ گئے اور ملک کے ہندو و مسلم عوام کے باہمی ارتباط و اختلاط کے زیر سایہ پروان چڑھنے والے قومی طبعی رجحان کے طفیل جس نئی زبان نے بال و پر نکالے وہ بھی بدنصیب اردو تھی جسے بعض تنگ نظر کبھی صرف مسلمانوں کی زبان کہتے نہ تھکتے تھے۔ اور اب جسے کچھ ناعاقبت اندیش پاکستان کی زبان کہنے لگے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ تنگ نظری و ناعاقبت اندیشی حقیقت سے دور ہی رہتی ہے اور حقیقت کو آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ پاکستان کو ہندوستان کا کٹا ہوا بازو ماننے والے محبان وطن کس منہ سے اردو کو پاکستان کی زبان کہہ کر جلے پھپھولے پھوڑتے پھرتے ہیں۔ کاش ان کو کوئی بتا سکتا کہ اردو نہ صرف غالب، مومن، داغ اور امیر کی زبان ہے بلکہ یہ نسیم، سرشار، چکبست، سرور، نظر اور برق کی بھی پیاری زبان ہے۔ دراصل یہی پہلی وہ چیز ہے جسے ہم صحیح معنوں میں ہندو مسلمانوں کی مشترکہ میراث کہہ سکتے ہیں۔ پھر یہ اختلاف و عناد کیا معنی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اردو کی پیدائش سے پہلے زبان کے سوال کو ہندوستان میں کبھی کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ نہ ہی تعلیم اس قدر عام تھی چنانچہ تلسی، رحیم، کبیر، سور اور بہاری جیسوں نے بھی جھٹلایا کم از کم ان پڑھ لوگوں کی زبان میں داد سخن دی۔ اور تو اور خود ناقد الشعر کالیداس نے بھی عوام کی زبان سے اجتناب نہ کیا۔ قدیم سے اہل ہند اس نظریئے کے قائل رہے ہیں کہ زبان کی حیثیت محض ثانوی ہے۔ وہ خیالات کا ایک ایسا چھکڑا ہے جس سے باربرداری کا کام لیا جا سکے اس اعتبار سے بھی اردو ہندوستانی قومیت کی زنجیر کی ایک اہم کڑی قرار پاتی ہے یہ کہنے کی نہیں محسوس کرنے کی بات ہے ——

ہندی کی کھڑی بولی کی ابتدائی صورت اس باب میں ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ میرامن اور للولعل دونوں کی نثر کا موازنہ کر کے دیکھیئے جو ایک ہی زمانے میں ایک ہی جگہ یکساں حالت میں لکھی گئی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ میرامن کی باغ و بہار اور گنجینۂ خوبی کے پہلو بہ پہلو للولعل کی پریم ساگر اور بیتال پچیسی کا مطالعہ کیا جائے۔ مختصر سے اقتباسات پر طائرانہ نظر ڈال کر اصلاح زبان کی اہمیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے اس لئے نمونہ سے احتراز کیا گیا

جان گل کرائسٹ جس کی مساعی جمیلہ سے متذکرہ بالا تصانیف منصۂ شہود پر آئیں۔ آج سب ہی والوں کو اپنا دشمن نظر آتا ہے اور وہ آنکھ بند کر کے اس پر اردو کی جانبداری کا غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ اردو کو بڑھاوا دینے والے جس کے اپنے اوصاف اس کا اپنا حق تھا۔ جسے سنوار نے میں صرف مسلمانوں نے اپنی جانیں نہیں لڑائیں۔ بلکہ ہندوؤں نے بھی اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب ۱۸۴۳ء میں ڈاکٹر اسپرنگر کی قیادت میں دہلی میں انجمن اردو قائم ہوئی تو منشی کریم الدین پانی پتی کے شانہ بشانہ پنڈت رام کنی، پنڈت اجودھیا پرشاد، موتی لعل، دھرم نرائن، شیو نرائن، داتارام برہمن، ہربونسگھ اور رام چند رکھی بزم اردو میں چراغاں کرتے رہے۔ انہیں دنوں صوبہ متحدہ میں ریڈ صاحب کی زیر نگرانی منشی قمر الدین کے ساتھ ساتھ پروتجی لال منبی دھر، سری لال اور موہن لال جیسے بالغ نظر بزرگ اردو کو فروغ دینے اور اس کی نوک و پلک سنوارنے میں بسر و چشم منہمک تھے۔ اسی مقصد سے راجہ جے کشن داس سرسید کے رفیق بنے اور منشی پیارے لال اور پنڈت دھرم نرائن نے منشی ذکاء اللہ کا ہاتھ بٹایا۔

پیرامن کے بعد بھی اردو بڑی محنت و شفقت کے ساتھ انجھی گئی اور ہندی کو دھڑا یوں ہی چلتا رہا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئی۔ اور ہندی زعفران زار بن کر رہ گئی۔ اردو کو فارسی سے جو رعنائی چستی اور اختیار میسر آیا ہندی کے لئے وہ آج بھی جوئے شیر لانے سے کم نظر نہیں آتا۔ موجودہ کھڑی بولی کو جاویدپرشاد دویدی نے فروغ بخشا اور یہ بھی کل ہی بات ہے تاہم ہندی آج تک صحت و صفائی کے پھیر میں نہیں پڑ سکی ہے۔ دنصاحت اور سلامت روی سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ بدستور قاعدہ و کلیہ کے قید و بند سے بے نیاز ہے خود دویدی جی کے موقر رسالہ سرسوتی میں "سنخمر" کے معنی میں میسر اور السّت جیسے معنی الفاظ آزادانہ استعمال ہوتے اور دل بستگی کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ زبان اپنی خوبیوں کی بدولت ہی دلوں کو موہ سکتی ہے۔ کسی حسین کو تہ تیغ کر کے بدصورت کو حسین نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ ایک قطعاً لغو دلیل ہے۔ کہ جس چیز کا بدل نہ ہو سکے وہ منہ لگ ہی جاتی ہے۔ کیونکہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے اور مجبوری و معذوری کی زنجیریں کبھی پائدار ثابت نہیں ہوئیں۔ پھر زبان و ادب کی تخریب کسی بھی زندہ قوم کے لئے باعث تذلیل و ندامت ہو سکتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "چاہ کن را چاہ درپیش" قدرت و فطرت کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی۔ دوسروں کو مٹانے والا خود مٹ جاتا ہے۔ اس کے برعکس ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اردو ہندی کی سرپرستی سے انگریزی کے اس وقار میں کوئی کمی واقع نہ ہو سکی جو آج ہم بہ خوشی خاطر ہندی کو دے چکے ہیں۔ اردو کو زندہ رکھ کر بھی ہم ہندی کو اس فخر سے محروم نہیں کر سکتے۔

(رہبر کانپور مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۵۳ء)

احمدیوں کے ہندوستان آنے کا مسئلہ

موقر ہفت روزہ "ریاست" دہلی اپنی اشاعت مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۵۳ء میں بعنوان "احمدیوں کے ہندوستان آنے کا مسئلہ" رقمطراز ہے:-

"ریاست میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ چونکہ اسلامی ملک پاکستان میں احمدیوں کی زندگی خطرہ میں ہے اس لئے ان کا پاکستان سے ہندوستان آجانا ہی بہتر ہے تاکہ یہ ہمارے سکولر ملک میں آکر دوسرے مذاہب کے لوگوں کی طرح آرام و اطمینان کی زندگی بسر کریں۔ ریاست میں تو صرف یہ رائے پیش کی گئی تھی مگر دہلی کے روزنامہ شرنارتھی اخبارات نے اس نوٹ کے شائع ہونے کے بعد اپنی سپیشل سروسیں چلانا شروع کر دیں۔ اور ایک اخبار نے لکھا کہ احمدیوں نے گورنمنٹ ہند سے درخواست بھی کی ہے کہ ان کو ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے۔ مگر گورنمنٹ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ احمدی جماعت کے ایک ذمہ دار بزرگ کا ایک خط دفتر "ریاست" میں پہنچا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ پاکستان کے احمدی نے نہ کبھی درخواست کی اور نہ ان کا خیال پاکستان سے ہندوستان جانے کا ہے اور "ریاست" نے تو صرف اپنی رائے پیش کی تھی۔ مگر سپیشل سروس والے اخبارات نے درخواست دینے اور اس کے نامنظور ہونے کی اطلاع شائع کر کے اپنی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے احمدیوں کو پاکستان کے غیر وفا شعار ثابت کرنے کی کوشش کی اور احمدی جماعت کو پاکستان میں نقصان پہنچنے کا احتمال ہے

احمدی جماعت کے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سپیشل سروسیں جاری کرنے والے روزنامہ شرنارتھی اخبارات یہ نہیں دیکھا کرتے کہ ان کے لکھنے کا کسی شخص یا کسی جماعت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ ان کو تو پبلک کو نئی خبریں دینا چاہیے ان کو اپنے دفتر کی میز پر بیٹھ کر گھڑنی پڑیں۔ کیونکہ بیچارے آخر کریں بھی کیا۔ ان کے ذرائع آمدنی محدود ہیں۔ ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ ٹائمز آف انڈیا یا سٹیٹسمین انگریزی کے روزانہ اخبارات کی طرح اپنے نمائندے دوسرے ملک میں بھیجیں یا ہزاہا روپیہ ماہوار خبریں حاصل کرنے پر صرف کریں اور جہاں تک روزانہ اخبارات کی دوڑ کا سوال ہے یہ کسی دوسرے اخبار سے پیچھے رہنا بھی نہیں چاہتے۔ اس لئے ان کو مجبوراً اپنی سپیشل سروسیں چلانا پڑتی ہیں چاہے ان سپیشل سروسوں سے کسی فرد، کسی جماعت یا کسی ملک کو بھی کیوں نہ نقصان پہنچے۔ چنانچہ ان اخبارات میں سے ہی ایک اخبار نے پچھلے دنوں خواجہ ناظم الدین کی موقوفی کے دو روز بعد یہ سپیشل سروس چلا دی تھی۔ کہ خواجہ ناظم الدین پاکستان سے ہندوستان بھاگ آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور آپ نے گورنمنٹ ہند سے خفیہ خط و کتابت شروع کر دی ہے جس کا نتیجہ نہ معلوم بیچارے خواجہ ناظم الدین کے خلاف کیا ظاہر ہوا اور

روزنامہ "آزاد" بنگلور کے مضمون پر ایک نظر

از مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

اس وقت روزانہ آزاد بنگلور کا شمارہ ۲۴ مجریہ ۱۵ار مئی ۱۹۵۳ء ہمارے سامنے ہے جس کے صفحہ ۲ پر جناب عابد انصاری صاحب غازی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے پاکستان میں احمدیہ جماعت کے خلاف حالیہ ایجی ٹیشن کے تذکرہ پاکستانی مولویوں کی وکالت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"قصور قادیانیوں کا ہے یا ان بدبخت اور بدنصیب ملاؤں کا، اگر انہیں صفائی کا موقع دیا جائے تو ان کا وکیل صفائی یہ کہے گا کہ آپ ان ملاؤں کو ہر سزا دے سکتے ہیں۔ لیکن جرم کرنے میں پہل انہوں نے نہیں کی۔۔۔۔۔۔ قصور ان ملاؤں کا نہیں بلکہ ان قادیانیوں کا ہے جن کی الہامی کتابوں میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے کر مرزا غلام احمد کو اس دور کا پیغمبر قرار دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہمیں نہ مسلمانوں کے قبلہ سے تعلق ہے نہ مکہ سے، نہ مکہ مدینہ سے، نہ بیت المقدس سے"۔

کاش غازی صاحب نے احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی یا حوالے دینے سے پہلے بذات خود انہیں جانچ لیا ہوتا اور خدا ترسی سے کام لے کر سیاق و سباق کے ساتھ مکمل حوالے درج فرمائے ہوتے۔

بایں ہمہ خوشی کا مقام ہے کہ موصوف نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ ارتکاب جرم میں پہل کرنے والا ہی اصل مجرم ہوتا ہے سچ ہے۔ البادی اظلم یعنی جو شخص ظلم کا دروازہ کھولتا ہے، وہی اصل ظالم ہے ورنہ جوابی کارروائی تو بسا اوقات میں واجب ہوتی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری طرف سے تکفیر میں پہل نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے منہ کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی مخالف یا سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھیرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کفر سے پہلے شائع ہوا ہے۔ جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا ہو تو پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر ٹھیراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے۔ ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے۔ اور پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھیرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے کہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰)

بانی سلسلہ احمدیہ کے اس مطبوعہ چیلنج پر تقریباً نصف صدی گذر رہی ہے۔ مگر کوئی اسے قبول نہیں کر سکا۔ کون ہے؟ جو اس کا جواب دے

اس کے برعکس مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تمام ہندوستان میں دورہ کر کے نامی گرامی مولویوں سے فتوے حاصل کئے جن میں صراحت کے ساتھ بانی سلسلہ احمدیہ کو کافر، مرتد، ضال، مضل وغیرہ اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ اور اس طرح ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف وہ آگ لگائی کہ آتش نمرود بھی مات ہو گئی۔ چنانچہ ایک معاند احمدیت مولوی عبد الاحد صاحب خانپوری نے اپنی کتاب اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی میں مزے لے کر لکھا:

"مخفی نہ رہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل ہوا جمعہ و جماعات سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے۔ اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے تو نہایت تنگ آ کر مرزا قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں۔ تب مرزا نے ان کو کہا کہ صبر کرو میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں۔ اگر صلح ہو گئی تو مسجد بنانے کی حاجت نہیں اور نیز بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں، دبرتاؤ مسلمانوں سے بند ہو گیا۔ عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں۔ مردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے وغیرہ وغیرہ" (صفحہ ۸)

کس قدر خوفناک پہل ہے جو غیر از جماعت لوگوں نے احمدیوں کے خلاف روا رکھی۔ اس کے باوصف غازی صاحب اور ان کے ہمنوا ہمیں بجھیں ہیں کہ احمدیوں نے عام مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔ خدارا کوئی ہمیں سمجھائے کہ اس جور و جفا کے جواب میں احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے تھا؟

یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہ مولویوں کو تو کھلی چھٹی دے دی جائے۔ کہ جس طرح چاہیں احمدیوں کو ذلیل کریں۔ کافر و مرتد قرار دیں، جمعہ و جماعات سے نکال باہر کریں مسجدوں میں داخل ہونے سے روکیں۔ حتیٰ کہ میدانوں میں بھی نماز نہ پڑھنے دیں۔ معاملہ و برتاؤ بند کر دیں۔ منکوحہ و مخطوبہ عورتیں ان سے چھین لیں اور ان کے مُردوں کو بے گور و کفن خراب کریں۔ غرض ظلم و ستم کا نت نیا ریکارڈ قائم کریں مگر احمدیوں پر یہ پابندی عائد رہے کہ وہ مجبور محسوس کر رہ جائیں۔ اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ کیونکہ اس سے ان ستمگروں کا مزاج برہم ہوتا ہے گویا ؎

اے عندلیب نالاں دم در گلو فرو بند
نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارند

الغرض یہ امر واقعہ ہے کہ مضمون نگار نے جو الزامات احمدیوں پر لگائے ہیں ان کی ابتداء غیر از جماعت مسلمانوں کی طرف سے ہوئی اور احمدیوں نے تو صرف بمصداق عطائے تو بہ لقائے تو کبھی کبھار انہیں کا تحفہ انہیں واپس لوٹایا ہے۔ (۲) اعتراض باقی رہا یہ مغالطہ کہ احمدیوں کا اسلام جمہور مسلمانوں کے اسلام سے مختلف ہے۔ لہٰذا وہ مسلمان نہیں۔ تو یاد رہے کہ ملت اسلامیہ کے شمار فرقوں میں سے ہر فرقہ بزعم خود یہی سمجھتا ہے کہ صرف اسی کا اسلام حقیقی اسلام ہے اور باقی سب کا نقل اور بناوٹی، کل حزب بما لدیہم فرحون۔

اس سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی حسب ذیل دو تحریریں جو اس قسم کے تمام مغالطوں کی پوری پوری تردید کرتی ہیں قابل توجہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔۔۔۔۔ اور اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے، وہ ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود اپنے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶) (باقی)

دعا

رمضان المبارک میں مومنوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ لہذا دعا کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات ذیل میں قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ رمضان کے چند دن باقی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو الٰہی برکات اور افضال کے مورد بنا لیں۔ (ایڈیٹر)

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ چاہیئے کہ وہ پورے عزم اور پکی امید اور خواہش سے مانگے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی چیز بھی بڑی نہیں جو وہ عطا نہ کر سکے۔ (مسلم)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور کسی گناہ کے ارتکاب یا قطع رحم کرنے کے لئے دعا نہ کرے۔ حضور سے دریافت کیا گیا کہ جلد بازی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہتا ہے کہ میں دعا پر دعا کرتا رہا۔ لیکن مجھے وہ قبول ہوتی نظر نہ آئی۔ اور وہ حسرت سے دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

(۳) حضرت جابر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خلاف، اپنی اولاد کے خلاف اور اپنے اموال کے خلاف بد دعا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری دعا اس گھڑی سے موافقت اختیار کر جائے جس میں اللہ تعالےٰ التجاء کو ضرور قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

(۴) حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادات کا مغز ہے۔

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر عزت و اکرام والی نہیں۔

(۶) حضرت سلمان فارسی رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قضاء و قدر کے فیصلہ جات کو نہیں ٹال سکتی مگر دعا۔ اور انسان کی عمر میں زیادتی کا باعث اس کی نیکی اور افادیت ہوتی ہے

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالےٰ سے متواتر دعا نہیں مانگتا وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث بنتا ہے۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مصائب اور تکالیف کے وقت اللہ تعالےٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ وہ سہولت اور آرام کے وقت میں اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر گرا رہے۔ (ترمذی)

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دعا کرو تو اس کی قبولیت پر یقین رکھو۔ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالےٰ کسی غافل اور بے توجہ شخص کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

(۱۰) حضرت سلمان فارسی رضہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ حیا والا اور کرم اور بخشش والا ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کی طرف دعا میں ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے (ابو داؤد)

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غیر حاضر شخص دوسرے غیر حاضر شخص کے لئے کرتا ہے۔ (ترمذی)

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی :۔
روزہ دار کی دعا جب وہ افطار کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا۔ اور مظلوم کی دعا۔ جس کو اللہ تعالےٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میری عزت کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا۔ اگرچہ کچھ مدت کے بعد۔ (ترمذی)

(۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تین اشخاص کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ والد اور مسافر اور مظلوم کی دعا۔ (ترمذی)

(۱۴) حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی درخواست کرے۔ یہاں تک کہ جوتی کے تسمے کی بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ نمک اور بوٹ کا تسمہ بھی اللہ تعالےٰ سے مانگے (ترمذی)

(۱۵) حضرت ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان ایسی دعا کرتا ہے۔ جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالےٰ اسس کو تین چیزوں میں سے کوئی چیز ضرور عطا فرماتا ہے۔ یا تو اس کی دعا فوراً قبول فرما لیتا ہے۔ یا کسی اور وقت کے لئے اس دعا کی قبولیت کو ملتوی کر دیتا ہے۔ یا اس دعا کے مطابق اس سے کسی مصیبت اور دکھ کو دور کر دیتا ہے (مسند احمد)

گاندھی جی کے بعض اصول!

گاندھی جی نے سابرمتی آشرم میں داخل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط و اصول مقرر کئے تھے۔ جو گاندھی ازم کے اصول ہی سمجھنے چاہئیں۔ ان میں سے بعض اصول اگرچہ ایک تارک الدنیا راہب کے لئے موزوں ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک عام آدمی کے لئے جس نے اپنی ذات اور شخصیت کو سوسائیٹی کا ایک مفید جزو بنانا ہو۔ یہ کسی طرح بھی موزوں نہیں کہے جا سکتے۔ بہر حال ان اصول کا علمی فائدہ کے لئے اندراج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱) سچ بولنے کی قسم کھائے خواہ سچ بولنے میں کچھ ہی نقصان کیوں نہ ہو۔

(۲) "اہنسا" کا عہد کرے۔ اس عہد کے لئے کسی کو صرف آزار نہ پہنچانا کافی نہیں ہے بلکہ اہنسا کے پیرو کو چاہیئے کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو بھی تکلیف نہ دے۔ ظالم کا مطیع نہ ہو بلکہ ظلم کے برداشت کی قوت اپنے میں پیدا کرے۔ خواہ اس کوشش میں اس کی جان بھی چلی جائے۔

(۳) مجرد رہنے کا عہد کرے جب تک تجرد کی قسم نہ کھائی جائے گی اس وقت تک اوپر کے دونوں عہدوں پر عمل کرنا ناممکن ہے۔

(۴) بھوک اور ذائقہ پر قابو رکھے جب تک اپنی غذا اور ذائقہ پر قابو حاصل نہ کیا جائے اس وقت تک کوئی شخص تجرد کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ غذا محض جسمانی پرورش کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اسس لئے رفتہ رفتہ الی الغور جس طرح سہولت ہو غذا کی مقدار اس قدر کم اور اس قدر سادہ مقرر کی جائے جو جسم کی پرورش تو کر سکے لیکن اس میں کوئی جذبہ حیوانی پیدا نہ کرنے پائے۔

(۵) سرقہ نہ کرنے کا عہد کرے اسس عہد کے لئے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ دوسرے کی ملک پر قبضہ نہ کرے بلکہ یہ بھی سرقہ ہے کہ اگر ہم کسی ایسی چیز کا استعمال کریں جس کی فی الواقعی ہمیں ضرورت نہ ہو۔ ہماری روزانہ کی ضروریات کے لئے قدرت خود ہمیں روزی دے دیتی ہے۔ یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اس سے زیادہ کی ہمیں مطلق ضرورت نہیں۔

(۶) اثاثہ نہ رکھنے کا عہد کرے اسس عہد کے لئے اپنے قبضہ میں صرف زیادہ اثاثہ نہ رکھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے جسم کو جس چیز کی ضرورت نہ ہو وہ چیز کی ضرورت نہ ہو وہ چیز ہرگز اپنے نہ رکھے مثلاً اگر کوئی شخص اپنی زندگی کے لئے میز کرسیوں یا پلنگ کو ضروری نہیں سمجھتا تو یہ چیزیں وہ اپنے پاس نہ رکھے۔ اس عہد کرنے والے کو اپنی روزانہ زندگی پر احتساب کر کے اسے سادہ سے سادہ بنانا چاہیئے۔

(۷) سودیشی استعمال کا عہد کرے۔ اس عہد کے معنی یہ ہیں کہ زندگی کے ہر شعبے میں سودیشی چیزیں استعمال کرے۔

(۸) نڈر اور بے خوف رہے۔ ڈر اور خوف جس کے دل میں گھر کر جائے وہ سچائی اور اہنسا پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسے چاہیئے کہ بادشاہ سوسائٹی ذات پات، خاندان، چور، ڈاکو، خونخوار جانور جیسے شیر ہاتھی وغیرہ حتیٰ کہ موت تک نہ ڈرے۔

لازمی چندہ جات کا بجٹ پورا کرنا

ہر جماعت کا فرض ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر رکمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالےٰ فرمائے گا

جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"

حضور کا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں اور ہر مخلص احمدی خوابیدہ روح کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ گذشتہ مالی سال یعنی مئی ۱۹۵۲ء تا اپریل ۱۹۵۳ء میں جن جماعتوں کی طرف سے وصولی بجٹ سے سو فیصدی یا کم از کم ۸۰ فی صدی تک ہوئی ہے کی فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ ان جماعتوں میں سے جن جماعتوں کی وصولی سو فی صدی سے کم ہے کو چاہیئے کہ حضور کے ارشاد کی روشنی میں ستو لاس کوشش اور ہمت کر کے سو فیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں میں شامل ہوں۔ اور دیگر جن جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی وصولی بجٹ کا معیار ۸۰ فی صدی سے بھی کم ہے کا فرض ہے کہ اپنے اندر موجودہ دور کی نزاکت کا صحیح احساس پیدا کر کے گذشتہ [illegible] بقایا جات ادا کریں اور مالی قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ سالانہ معہ بقایا: چندہ عام حصہ آمد بقایا	چندہ جلسہ سالانہ	چندہ تحریک جدید	میزان کل	وصولی اندر سال از مئی ۵۲ء تا آخر اپریل ۵۳ء	اوسط وصولی فی صدی	کیفیت
۱	گونڈہ یوپی	۳۲۲-۱۰-۰	۴۰-۸-۰	-۰	۲۶۳-۲-۰	۴۷۶-۰-۰	۱۰۰٪	
۲	منارگھاٹ (مالابار)	۲۳۲-۷-۰	۲۹-۳-۰	-	۲۵۹-۱۰-۰	۳۰۲-۱۰-۰	۱۰۰٪	
۳	ڈیوگڑھ (بنگال)	۶۰-۰-۰	۵-۰-۰	-	۶۵-۰-۰	۱۸۵-۰-۰	۱۰۰٪	
۴	سمبل پور اڑیسہ	۱۷۱-۱۲-۰	۱۹-۱۱-۰	-	۱۹۱-۷-۰	۳۴۴-۲-۰	۱۰۰٪	
۵	سکندرآباد (حیدرآباد)	۹۴۵۵-۰-۰	۶۵۷-۸-۰	۱۹۴۱-۷-۳	۱۲۰۵۲-۱۵-۳	۲۰۴۱۱-۶-۰	۱۰۰٪	
۶	یادگیر 〃	۲۴۱۴-۸-۰	۲۳۴-۹-۰	-	۲۶۴۹-۱-۰	۶۸۶۱-۱۵-۰	۱۰۰٪	
۷	چنتہ کنٹہ 〃	۳۴۸۰-۸-۰	۳۳۰-۵-۰	۷۹۲-۸-۰	۴۶۰۳-۵-۰	۱۱۵۸۹-۱۵-۰	۱۰۰٪	
۸	پینگاڈی (مدراس)	۲۱۸۴-۸-۶	۲۳۰-۱۳-۰	۱۷۰-۱۵-۰	۲۵۸۶-۱۴-۶	۲۴۸۵-۲-۵	۹۶٪	
۹	آرہ بہار	۲۳۴-۰-۰	۲۹-۰-۰	-	۲۶۳-۰-۰	۲۴۱-۱۲-۰	۹۲٪	
۱۰	جے پور	۱۷۴۷-۸-۰	۲۳۳-۰-۰	۱۹۷-۸-۰	۲۱۷۸-۰-۰	۲۱۶۴-۴-۰	۹۹٪	
۱۱	قادیان	۲۵۸۵-۲-۰	۱۸۰-۷-۰	-	۲۷۶۵-۹-۰	۲۵۳۰-۱۱-۹	۹۱٪	
۱۲	اٹاوہ	۳۱-۲-۰	۴-۸-۰	-	۳۵-۱۱-۰	۳۲-۱۰-۰	۹۱٪	
۱۳	شموگہ	۳۱۸۴-۳-۰	۲۲۸-۰-۰	۱۵۷-۰-۰	۳۵۶۹-۳-۰	۳۰۴۷-۱۱-۰	۸۵٪	
۱۴	دہلی	۱۷۱۲-۵-۰	۷۰-۰-۰	۲۴-۰-۰	۱۸۰۶-۵-۰	۱۴۹۴-۸-۰	۸۲٪	
۱۵	جمشید پور	۲۸۰۸-۲-۶	۱۸۴-۱۵-۶	-	۲۹۹۳-۲-۰	۲۳۱۰-۰-۰	۸۰٪	
۱۶	مظفر پور	۲۸۰۷-۱۱-۰	۱۴۹-۹-۳	۹۹۶-۲-۹	۲۹۵۲-۷-۰	۳۱۲۷-۱۴-۰	۸۰٪	
۱۷	آڑھا	۱۰۳-۵-۰	۱۴-۹-۰	-	۱۱۷-۱۴-۰	۱۱۳-۳-۰	۹۸٪	
۱۸	پوری	۸۰۲-۱۵-۰	۶۵-۴-۰	-	۸۶۸-۳-۰	۶۹۳-۶-۰	۸۰٪	

افکار و آراء (بقیہ صفحہ)

پاکستان کے لوگوں نے ان کو پاکستان کا کس حد تک غدار سمجھا ہوگا۔ حالانکہ خواجہ ناظم الدین نے ہندوستان آنے کا کبھی خواب میں بھی خیال نہ کیا یعنی یہ اخبارات خواجہ ناظم الدین کو بغیر کسی جرم کے سزا دینے کا باعث ہوئے۔ اس طرح ہی اگر یہ اخبارات احمدی جماعت کے لئے نقصان کا باعث ہوئے ہیں یا ان کے نقصان کا باعث ثابت ہونے کا احتمال ہے۔ تو یہ کوئی تعجب نہیں۔ یہ اخبارات قابل معافی ہیں۔ احمدی جماعت مذہباً اور اصولاً حکومت وقت کی وفاشعار ہے اور اس جماعت کے بانی نے اپنی جماعت کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ حکومت وقت کی وفاشعار رہے۔ چنانچہ انگریزوں کے زمانہ میں احمدی انگریزوں کے وفاشعار رہے اور انگریزوں کے جانے کے بعد جو احمدی ہندوستان میں ہیں وہ تو لاتعلقاً ہندوستان کی موجودہ گورنمنٹ کے وفاشعار ہیں اور جو احمدی پاکستان میں ہیں وہ پاکستان گورنمنٹ کے اخلاص کے ساتھ وفاشعار ہیں اور ان لوگوں کی وفاشعاری پر شک کرنا حق و صداقت پر پردہ ڈالنا ہے۔

"طمانچہ؟"

روزنامہ حقیقت لکھنو نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۷/۲۸ مئی ۱۹۵۳ء میں بعنوان "دشمنان احمدیت کے منہ پر طمانچہ" مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے (ایڈیٹر)

کراچی کی تازہ خبر ہے کہ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان گذشتہ ہفتہ ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی میں شرکت کرنے کے لئے لنڈن روانہ ہوگئے۔ اور موصوف نے سر ظفر اللہ خان کو اپنی ایک ماہ کی غیر حاضری میں وزیر اعظم نامزد کیا ہے جس کو پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے بھی منظور کر لیا ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر ہمارے ایک دوست نے لکھا ہے کہ سر ظفر اللہ خان قائم مقام وزیر اعظم مقرر کیا جانا دشمنان احمدیت کے منہ پر ایک طمانچہ مارنا ہے اور یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ مسٹر محمد علی کی وزارت پاکستان کے مولویوں اور ملاؤں کو اسی طرح کچل دینا چاہتی ہے جس طرح اتاترک غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی میں ملاؤں اور درویشوں کا قلع قمع کر دیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ پاکستان کے علماء اور مولویوں میں لاہور کے واقعات کے بعد اب کچھ دم نہیں رہا ہے کہ وہ مذہب کی بنیاد پر پھر کوئی خطرناک فتنہ کھڑا کر سکیں اور سر ظفر اللہ کا عہدہ اعزاز طبقہ علماء کی شکست و بے دست و پائی کا زندہ ثبوت ہے پاکستانی مولویوں کو آئندہ عقل و خرد اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیئے ورنہ اس زمانہ میں یقیناً ان کا بھی انجام ہوگا۔ جو ترکی کے علماء اور ملاؤں کا ہو چکا ہے انکے لئے عافیت اور سلامتی کا رستہ یہی ہے کہ مذہبی بنیاد پر حکومت کے خلاف کوئی تحریک چلانے کی ہمت نہ کریں۔

درخواست دعا:- میرا بھانجا عزیزم مولوی احمد علی صاحب صادق لبنا ہفتہ ٹائیفائیڈ ملیریا میں بیمار ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حفیظ بقاپوری)

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب

کی میونسپل الیکشن میں کامیابی پر ایک ہندو دوست نے بٹالہ سے مندرجہ ذیل خط لکھا ہے (ایڈیٹر)

" اس شاندار کامیابی کیلئے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ ایک نیک سیرت۔ ہمدرد اور ہر دلعزیز شخصیت ہیں اور یہ کامیابی اس زندہ حقیقت کا ایک ٹھوس ثبوت ہے۔ اہل قادیان کی دانشمندی بختی ہے کہ ان کی نمائندگی آپ جیسے ہمدرد اور ایک نیک شخصیت کے ہاتھوں پہنچائی گئی ہے۔ اور اس سے سبھی خوش ہیں۔ اہل قادیان جن میں سب مذاہب شامل ہیں نے آپ کا ساتھ دیکر جمہوریت کی لاج رکھ لی ہے۔ اور سیکولرازم کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں تو از حد خوش اور مسرور ہوں۔ ہماری نیک ترین خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔ سب احمدی بھائیوں کو مبارک ہو۔ بشرط فرصت چند منٹ سے ضرور نواز دیں گے۔

ہماری نیک ترین خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔ (مرقتع)

رپورٹ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ دیودرگ

مکرمی : محترمی حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ خود ہمارے لئے کچھ ایسے سامان مہیا کیا۔ جس کی بنا پر تخت گاہ رسول کا دیکھنا نصیب ہوا۔ اور اُس نے ہماری دیرینہ خواہشوں کو اپنے فضل سے پورا کیا۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ منور کو نہ دیکھنے کا ملال رہا۔ اور رہے۔ اس لئے دعائیں جاری ہیں کہ خدا تعالیٰ جلد سے جلد شاہِ قادیان کو قادیان لے آئے۔ آمین "

جلسہ میں حضور کا پیغام جو امیر وفد پاکستان نے پڑھا ہی ہمارے جلسہ سالانہ دیودرگ کے انعقاد کا باعث ہوا۔ مقاماتِ مقدسہ میں دعائیں کیں کہ خدایا تو ہی دیودرگ میں جلسہ سالانہ کو ترتیب دے کر پیغام آسمانی سنانے کا سامان پیدا فرما۔ چنانچہ مبلغین سلسلہ کی آمد سے تحریک ہوئی کہ یہاں بھی جلسہ سالانہ منایا جائے۔ اس لئے پندرہ روپے مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل وکیل یادگیر کے نام کر کے لکھا گیا کہ یہ حقیر رقم قبول فرما کر مبلغین کو اپنے ساتھ لائیں تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کہ وہ ہر دو مبلغین کی معیت میں دیودرگ پہنچے۔

جلسہ گاہ کا پنڈال شاہراہ عام پر تیار کیا گیا۔ بڑے بڑے پوسٹر شہر میں چسپاں کئے گئے۔ عہدہ داران سرکاری مسلم غیر مسلم کو دعوتی رقعہ جات تقسیم کئے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و ملفوظات مختلف رنگین کپڑوں پر جلی حروفوں سے لکھے ہوئے جلسہ گاہ پر لٹکائے گئے۔ مندرجہ ذیل عبارتیں لکھی گئی تھیں۔ جو لوگوں کی توجہ کو مبذول کرنے کا باعث بنا۔

(۱) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(۲) احمدیت صلح و آشتی کا پیغام ہے

(۳) وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔ نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

(۴) خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں۔

(۵) نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ میرے لئے اُس نعمت کا پانا ممکن تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر انبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا۔

(۶) نرمی کرو اور دعاؤں میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔

یکم اپریل ۱۹۵۳ء جلسہ کی کارروائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل وکیل یادگیر کی صدارت میں ۹ بجے شب شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر کی افتتاحی تقریر شروع ہوئی جس میں آپ نے خدائے عزوجل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غائت اور جماعت ہذا کا پوزیشن مبلغین کا تعارف کروایا۔ اُس کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کی تقریر کا عنوان "موجودہ دنیا کی بے چینی کا واحد حل" پر ہوئی۔ جس میں آپ نے نہایت عمدگی کے ساتھ تاریخی حوالجات سے ثابت کیا کہ مذہب کے ذریعہ ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ موجودہ شانتی مذہب کے اصولوں پر کاربند نہ ہونے سے ہے۔ دنیا کا کوئی ادارہ خواہ وہ سوشلزم ہو یا کمیونزم ہو اس کو قائم نہیں کر سکتا چنانچہ آپ نے بھگوت گیتا کے شلوک دھرا کر بتایا کہ " دھرم ادھرم ہو جائے گا تو میں کسی نہ کسی روپ میں جنم لوں گا"۔ اور یہ زمانہ اس بات کا متقاضی ہے کہ کوئی نہ کوئی اوتار ربانی پیدا ہو۔ اور شانتی کو اپنی روحانی طاقت سے فرد کرے۔ جیسا کہ رامچندر جی۔ کرشن جی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ جیسا کہ کرشن نے ارجن سے کہا کہ پاپ کو دفع نہ کرنا پاپ ہے۔ ظلم آج انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ بے وجہ بے گناہ احمدیوں کو دھرم کے نام پر قتل کیا جانا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اب اس وقت موجودہ دنیا میں کوئی ایسا مہا پُرش ہے جو اس ظلم کا سدباب کرنے کے لئے اعلان جنگ کرے۔ اور یہ جنگ جنگ نہیں کہلائی جا سکتی اور ایسی ہی جنگیں کرشن رام چندر جی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور انہیں اوتاروں، رشیوں، نبیوں کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہوا آپ کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ دوران تقریر میں جب کورہ کشمیر کے میدان کا نقشہ کھینچ رہا تھا۔ تو آسمان یکایک ابر آلود ہو گیا۔ بادل گرجنے لگے بجلیاں کوندنے لگیں بوندا باندی گر نی شروع ہوئی تیز و تند ہوائیں چلنے لگیں تو آپ نے مجمع سے انصاف پایا تو چاند بدلی سے نکل گیا۔ ہوا تھم گئی اور مجمع نہایت مبہوت ہو کر سننے لگا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے عوام سے اپیل کی کہ خدا تعالیٰ کے احسانات ہر آن ہر لمحہ ہوتے رہتے ہیں مگر انسان اس کے باوجود ان احسانوں کو یاد نہیں کرتا۔ ابھی ابھی خدا تعالیٰ کا فضل جو ہم پر ہوا ہے کہ گرمی ہو رہی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل کر ذکر خیر کے سننے اور سنانے کا موقعہ دیا۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر دوسری تقاریر بھی سنیں۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری کی تقریر عالمانہ و دروح پرور شروع ہوئی آپ نے فرمایا آج دنیا مذہب کو دھینگا مشتی کی جڑ قرار دیتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ صرف مذہب کے اصولوں پر کاربند نہ ہونے سے اپنے خود غرضانہ افعال کو سرانجام دیکر مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ دنیا میں کوئی دھرم نہیں ہے جو دھینگا مشتی کو جائز قرار دے۔ ہندو اپنے دھرم پر چلے عیسائی اپنی بائیبل کی تعلیم پر چلے اور مسلم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرے۔ تو آج ہی دنیا میں بدامنی بے چینی دور ہو سکتی ہے۔ اس وقت نہ ہندو ہندو ہے۔ اور نہ عیسائی عیسائی ہے اور نہ مسلمان مسلمان ہے۔ آپ نے طرابلس فلسطین کے واقعات کو دھراتے ہوئے بتایا کہ عیسائی دنیا انجیل کی اس تعلیم "اگر ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی پھیر دے" پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے ۱۹۴۷ء کے خونی واقعات بتاتے ہوئے بتایا کہ ہندو اپنے دھرم پر کاربند نہیں ہے اور مسلمان آج احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں حالانکہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں " لا اکراہ فی الدین " پر کہاں تک عمل کر رہے ہیں۔ معمولی سے اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کر دینا مذہباً کہاں جائز ہے۔ یہ صرف مذہب کو بدنام کرنے والے ہیں۔ جملہ امور پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے علماؤں نے جو اسلام پر بدنما داغ لگائے تھے۔ ایک ہاتھ قرآن تو دوسرے ہاتھ میں تلوار اس کو احمدیت کے آئینہ میں پیش کر کے ان تمام اعتراضات کو دفع کیا۔

اختتامی تقریر پر صاحب صدر نے پبلک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ ہر شخص اپنے مذہب کی کتابوں کو پڑھے اور برائی کو دور کرنے کے لئے خود اپنے گھر کا مبلغ بنے تو کیا عجب ہے کہ دنیا میں امن قائم نہ ہو۔ امن قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ سینکڑوں روپے سالانہ صرف کرتی ہے۔ اگر احمدیت کی نعمت کی قدر کرے تو گورنمنٹ کے لاکھوں روپے بچ سکتے ہیں۔ بعد دعا کے جلسہ کی برخواستگی کا اعلان ہوا۔ سامعین کی تعداد چار صد کے قریب تھی ہر دو مبلغین کی تقریروں کا اچھا اثر مرتب ہوا۔ دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہالیانِ دیودرگ کو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (محمد عبد الحلیم سیکرٹری دیودرگ)

منتخب خبریں

سری نگر۔ ۲ر جون حکومت جموں وکشمیر نے ڈاکٹر ایس پی مکرجی کو پیرول پر رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ڈاکٹر مکرجی دہلی آ کر اس مقدمہ میں حصہ لینا چاہتے تھے۔ جو ان کے خلاف چل رہا ہے ڈاکٹر مکرجی کو بلا پرمٹ جموں میں داخل ہونے پر لارمٹی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ حکومت کشمیر کے چیف سکرٹری نے بتایا کہ جموں وکشمیر کے پبلک سیکورٹی ایکٹ میں پیرول پر رہائی کی کوئی دفعہ نہیں ہے۔ نیز کوئی ایسا ذریعہ بھی نہیں ہے جس سے پیرول کی مدت کے خاتمہ پر ڈاکٹر مکرجی کو کشمیر لانا ممکن ہو۔ اس لئے حکومت کشمیر دہلی کی عدالت کی درخواست منظور نہیں کر سکتی۔ سرکاری سطح پر ان کی حوالگی کی درخواست کی دوسری حیثیت ہوگی۔

لندن۔ ۲ر جون مسٹر نہرو وزیر اعظم ہند مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ ویسٹ منسٹر ایبے میں گئے اور اپنی نشستوں کا معائنہ کیا جہاں جشن تاجپوشی میں ان کو بیٹھنا ہے۔ دونوں وزرائے اعظم بکنگھم پیلس کی ایک دعوت میں شریک ہونے کا جو کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم اور دوسرے نمائندوں کو ملکہ کی طرف سے دی گئی تھی۔ اس دعوت میں شرکت کے بعد مسٹر نہرو وکٹوریہ اور البرٹ میوزیم میں گئے۔ اور ان میں ہندوستانی فنون لطیفہ کے شعبہ کا معائنہ کیا۔

نئی دہلی۔ یکم جون۔ مصری سفارت خانہ کے ایک اعلیٰ افسر نے یہاں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ فلسطین کے ۸ لاکھ عرب پناہ گزینوں کو آباد نہ کر دیا جائے۔ جو اب تک دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور انتہائی مصائب کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان پر مصائب زندگی اور ان مغربی طاقتوں کی پالیسی جو ان کی تباہی کا باعث بنی موجودہ تہذیب پر ایک بدنما داغ ہے۔

مصری ترجمان نے فلسطین کے عربوں کی تباہی کی ذمہ داری امریکہ کی سابق حکومت پر ڈالی لیکن ساتھ ہی ساتھ اس نے بڑی فراخدلی کے ساتھ تسلیم کیا کہ عام امریکی بڑے سیدھے سادے اور اچھے ہوتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہٹلر نے یہودیوں پر مظالم ڈھائے تھے ان کی وجہ سے انہیں یہودیوں سے ہمدردی پیدا ہو گئی ہو۔ جس کے پیش نظر انہوں نے ریاست اسرائیل کی تشکیل کی حمایت کی ہو۔

بمبئی۔ یکم جون۔ وزیر اعلیٰ بمبئی مسٹر مرارجی ڈیسائی نے آج سومت کے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے بھومی دان یگیہ کی اہمیت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تحریک ہند کی عظیم روایات کی حامل ہے کیونکہ یہ خود غرضی کی بجائے بے لوث خدمت کا سبق دیتی ہے۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آچاریہ ونوبا بھاوے نے جس عظیم انقلاب کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ اس نئے دور کا پیش خیمہ ہے جبکہ سماج کے مختلف طبقات میں مکمل طور پر ہم آہنگی پیدا ہو جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ بڑے زمیندار اس تحریک میں اپنی زمینوں کا عطیہ دیکر ملک کے زرعی مسئلہ کو حل کرنے میں ایک نمایاں خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ہم جس سماج کی تشکیل کرنا چاہتے ہیں اس میں ہر بشر کو ترقی کا موقع حاصل ہوگا۔

نئی دہلی۔ یکم جون۔ صدر جمہوریہ ہند نے ملکہ الزبتھ دوم کو ان کی تاجپوشی کے موقع پر مندرجہ ذیل پیغام مبارکباد دیا ہے۔ آپ کی تاجپوشی کے موقع پر مجھے آپ کو اپنی طرف سے اور ہندوستانی عوام کی طرف سے مبارکباد دیتے ہوئے بڑی مسرت محسوس ہوئی ہے۔ میں آپ کے عہد حکومت کی خوشحالی اور آپ کی ذاتی فلاح و بہبود کی دعا کرتا ہوں آنجہانی بادشاہ کے عہد حکومت میں ہمارے دونوں ملکوں میں نئے دوستانہ تعلقات کی بنیاد پڑی۔ یہ میری دلی دعا ہے کہ آئندہ سالوں میں دونوں ملکوں کے درمیان امن و انسانیت کی ترقی کے لئے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مستحکم ہوں۔

سری نگر۔ یکم جون۔ کل موسم بہار کے پھولوں کی نمائش کرتے ہوئے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا کہ سرزمین کشمیر کا ایک ایک ٹکڑا گلستان اور ہر کشمیری کا فن کار ہے۔

انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہمدردی اور رہنمائی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا ملک ہالینڈ نہ بن سکے اور پھولوں کی پیداوار نہ کر سکے اس نمائش میں مختلف اقسام کے پھولوں کے چھ سو گملے رکھے گئے تھے۔ انعامات حاصل کرنے والوں میں خود شیخ عبداللہ بھی شامل تھے۔

حیدرآباد (دکن) یکم جون۔ سابق رضاکار لیڈر اور انجمن اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے جو پی بی نگر جیل میں ڈکیتی کیس کے سلسلہ میں سات سال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو سے درخواست کی ہے۔ کہ اتحاد المسلمین کا صدر دفتر ان کے نامزد کردہ شخص کے حوالہ کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پنڈت نہرو کو اس خط و کتابت کی نقلیں بھی ارسال کی ہیں جو ان کے اور حکومت حیدرآباد کے درمیان ہوئی تھی۔

اتحاد المسلمین کے صدر دفتر پر پولیس ایکشن کے بعد سے صوبائی حکومت کا قبضہ ہے صوبائی حکومت نے حال ہی مسٹر قاسم رضوی کو ہدایت کی تھی کہ وہ انجمن کے صدر دفتر کی ملکیت کے بارے میں متعلقہ کاغذات حکومت کو پیش کریں۔

بمبئی۔ یکم جون۔ دولت مشترکہ کے نمائندوں نے آج شام ملکہ الزبتھ دوم کی تاجپوشی کا جشن منایا اس سلسلہ میں ایک دعوت ہوئی جس میں گورنر بمبئی مسٹر گرجاشنکر باجپئی۔ وزیر اعلیٰ بمبئی مسٹر ڈیسائی اور شہر کے دوسرے افراد اور دوسرے ملکوں کے ممتاز لوگوں نے شرکت کی۔ لنکا ہائی کمشنر کے تجارتی سیکرٹری نے دعوت میں جمہوریہ ہند کے صوبہ کا جام صحت تجویز کیا۔ انہوں نے ایک تقریر کی۔ اور کہا کہ ہندوستان مہاتما بدھ اور مہاتما گاندھی جیسے سنیاسیوں اور سنتوں کا ملک ہے جنہوں نے قیام امن کے لئے کوششیں کیں ہیں انہوں نے کہا ہندوستان بین الاقوامی معاملات میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اور دنیا کو صحیح راستہ بتا سکتا ہے۔

سری نگر۔ ۲ر جون۔ حکومت کشمیر نے تعیش کی ۵۴ چیزوں پر درآمدی ڈیوٹی کے قانون کو ختم کر دیا۔ اس قانون کا اعلان ۲۱ر مئی کے ایک سرکاری کمیونک میں کیا گیا تھا۔ کسٹم کے انسپکٹر جنرل نے کہا کہ اس سلسلہ میں جو درآمدی ڈیوٹی ادا کی جا چکی ہے۔ اس کو واجبی طریقہ پر واپس کیا جائے گا یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حکومت کشمیر نے مذکورہ بالا اشیاء پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافہ ایک غلط فہمی کی بناء پر کیا تھا۔ نہ کہ ہندوستانی مال کے خلاف کوئی امتیازی کارروائی کی بناء پر۔ نیز ریاست کے اندر ٹیرف قوانین پر مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق عمل ہوگا۔

لکھنؤ۔ ۲ر جون۔ کل لکھنؤ کے جنرل پوسٹ آفس کے ڈاک تقسیم کرنے والے دو سو افراد نے کام نہ کرنے کی ہڑتال کی جس کے نتیجہ میں ڈاک کی تقسیم کا کام پوری طرح معطل رہا۔ ڈاک تقسیم کرنے والے پوسٹمینوں نے یہ ہڑتال اتوار کے روز خطوط کی تقسیم کے زبردست کام کے خلاف احتجاج کے طور پر کی۔

ڈاک کے افسروں کا کہنا ہے کہ دوسری ڈیلیوری کے اسٹاف کے لوگ کام کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن ہڑتالی ملازمین نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ اور دھمکی دی جس کی وجہ سے وہ لوگ کام پر نہ آ سکے۔ یو۔پی سرکل کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے ایک بیان میں بتایا کہ یہ ہڑتال بغیر کسی نوٹس کے کی گئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ کیونکہ انہوں نے پیر کے دن اتوار کی ڈاک کے لئے ۳۰ افراد کو مامور کیا ہے جبکہ ۱۷ افراد کافی ہوتے ہیں۔

لندن۔ یکم جون مسٹر نہرو وزیر ہند جو اس وقت لندن سے اٹھارہ میل اور لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے ان کے دیہی مکان پر مہمان ہیں۔ گذشتہ شب لندن واپس پہنچ گئے۔ مسٹر نہرو ... ... دولت مشترکہ اور عالمی مسائل کے سلسلہ میں پندرہ روز تک مصروف رہیں گے۔

مسٹر نہرو آج صبح دولت مشترکہ کے نمائندوں کے اعزاز میں دیئے جانے والی ایک استقبالی تقریب میں شامل ہوئے اور دوپہر کو ملکہ برطانیہ کے ساتھ لنچ کھایا اس میں دولت مشترکہ کے دوسرے وزرا اعظم بھی شریک تھے۔ شام کو وہ وکٹوریہ اور البرٹ میوزم کے ہندوستانی شعبہ کو دیکھنے جائیں گے۔ انڈیا ہاؤس کو جشن تاجپوشی کے موقع پر بہت کچھ سجایا گیا ہے گذشتہ شب انڈیا ہاؤس کی پہلی منزل میں صنعت و حرفت کی نمائش کا افتتاح ہوا۔ جس میں ہندوستان کی بنی ہوئی بہت سی اشیاء رکھی گئی ہیں۔ شہر کے اندر بہت سے ہندوستانی تاجر ہندوستانی جھنڈے کے ساتھ یونین جیک بھی لہرا رہے ہیں۔

نینی تال۔ یکم جون۔ حکومت یو۔پی نے مویشیوں کی ترقی کے سلسلہ میں ایک اسکیم کی منظوری دی ہے۔ اس کے تحت مختلف دیہات میں مراکز کھولے جائیں گے۔ جن پر پانچ سال کے اندر نوے ایک ہزار روپیہ خرچ ہوگا اسکیم کے مطابق ان گاؤں کو ایک گروپ میں شامل کیا جائے گا۔ جہاں تقریباً دو ہزار گائے فراہم ہو سکیں گی۔

ولادت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ انچارج یو۔پی مقیم دہلی کے ہاں مورخہ ۲۵ ۵/ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود کو صحت والا بنائے اور لمبی عمر پانے والا خادم دین ہو۔